سیاہ پوشی

اور

غم آل محمد علیہم السلام

تالیف

الشیخ آصف علی نجفی

سیاہ پوشی

اور

غم آل محمد علیہم السلام

تالیف

الشیخ آصف علی نجفی

maablib.org

دعائے ظہور امام زمانہ علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّهُمّ كُنْ لِوَلِيّكَ الْحُجّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَعَلى آبائِهِ في هذِهِ السّاعَةِ وَفي كُلِّ ساعَةٍ وَلِيّاً وَحافِظاً وَقائِداً وَناصِراً وَدَليلاً وَعَيْناً حَتّى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ طَوْعاً وَتُمَتّعَهُ فيها طَويلاً يا رَبّ مُحَمّدٍ وَ آلِ مُحَمّدٍ صَلِّ عَلى مُحَمّدٍ وَ آلِ مُحَمّدٍ وَ عَجّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمّد.

maablib.org

سیاہ پوشی اور غم آل محمد علیہم السلام

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام: سیاہ پوشی اور غم آل محمد علیہم السلام

تالیف: الشیخ آصف علی نجفی

معاون: الشیخ عمران حیدر نجفی

ملنے کا پتہ: حوزہ علمیہ نجف اشرف عراق

رابطہ نمبر

009647509258423

009647727269685

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
1.	انتساب	7
2.	مقدمہ	8
3.	سیاہ لباس کا بیان	12
4.	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیاہ لباس کا بیان	14
5.	جناب حمزہ علیہ السلام کی شہادت پر سیاہ لباس کا بیان	18
6.	جناب جعفر طیارؓ کی شہادت پر سیاہ لباس کا بیان	21
7.	سوگ اور غم کے درمیان فرق	23
8.	جناب حسنین کریمین علیہما السلام کے سیاہ لباس کا بیان	26
9.	امام حسین علیہ السلام کے سیاہ لباس کا بیان	29
10.	جناب فاطمہ الزہراء علیہا السلام کے سیاہ لباس کا بیان	30
11.	امام زین العابدین علیہ السلام کے سیاہ لباس کا بیان	33
12.	فرشتہ کا سیاہ لباس پہننے کی منادی کرنا	34
13.	مسجد نبوی کے گنبد پر سیاہ چادر چڑھانے کا بیان	36
14.	جناب زینب وام کلثوم علیہما السلام کے سیاہ لباس کا بیان	38

صفحہ نمبر	فہرست	نمبر شمار
40	اہل مدینہ کے سیاہ لباس پہننے کا بیان	15
42	سیاہ لباس میں نماز پڑھنے کا بیان	16
51	ایام غم میں سیاہ لباس کا بیان	17
62	شہاب الدین مرعشی نجفی کی وصیت کا بیان	18
63	حوزات علمیہ کی سیاہ پوشی کا بیان	19
67	انہدام عسکریین ؑ کے موقع پر سیاہ پوشی کا بیان	20
69	مؤلف کی دیگر تالیفات	21

انتساب

میں اپنی یہ مختصر سی تحریر سید الشہداء اباعبداللہ الحسین علیہ السلام اور ان کے اقرباء، اصحاب و انصار رضی اللہ عنہم کے نام انتساب کرتا ہوں اللہ تعالی مجھے روز جزاء اس تحریر کے صدقے شہداء کربلا کی شفاعت نصیب فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

maablib.org

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ السلام علی محمد وآلہ الطاھرین ولعنۃ اللہ علی أعدائھم أجمعین من الأولین والآخرین(ذٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ) سورہ حج آیۃ 32

امابعد

سب تعریفیں اس رب ذوالجلال کی ذات اقدس کے لیے ہیں جس نے ہمارے سینے کو ولایت مولا علی علیہ السلام کا خزینہ اور ہماری آنکھوں کو غم امام حسین علیہ السلام کا منبع قرار دیا اس پوری کائنات میں واحد امام حسین علیہ السلام ہیں جس مظلومیت پہ رونے والوں کی شفاعت کی ذمہ داری جناب فاطمۃ الزہرا علیہا السلام نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے جیسے ہی مومن کے کانوں پر لفظ حسین علیہ السلام پڑتا ہے تو اس کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسوؤں جاری ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ مظلوم قتیل العبرۃ ہے یعنی اسے رُلا رُلا کر قتل کیا گیاہے کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود جیسے ہی آسمان کے افق پر محرم الحرام کا چاند طلوع ہو جاتا ہے تو شیعان علی وبتول علیہما السلام کے گھروں میں سوگ اور غم کا سماں پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ یہ چاند ہر دور کے شیعوں کے لیے غم اور اداسی کا پیغام لا یا کرتا ہے اور یہ چاند

تجدید غم کا عہد یاد دلاتا ہے اور سید الشہداء علیہ السلام کی مظلومیت کی داستان کو تازہ کر دیتا ہے جسے دیکھ کر مومنین کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسوؤں جاری ہو جاتے ہیں جیسا کہ روایت میں اس چیز کی طرف صراحتاً اشارہ ملتا ہے۔

روایت ملاحظہ فرمائیں:

قيل للصادق عليه السلام: سيدي جعلت فداك ، إنّ الميت يجلسون له بالنياحه بعد موته أو قتله ، وأراكم تجلسون أنتم وشيعتكم من أوّل الشهر بالمأتم والعزاء على الحسين۔

فقال عليه السلام: يا هذا إذا هل هلال محرم نشرت الملائكة ثوب الحسين عليه السلام وهو مخرق من ضرب السيوف ، وملطخ بالدماء ، فنراه نحن وشيعتنا بالبصيرة لا بالبصر ، فتنفجر دموعنا۔

ترجمہ: ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اے میرے آقا عام طور پر کسی شخص کے مرنے یا اس کے قتل ہونے کے بعد اس کے ورثاء اور لواحقین اس کے غم میں مغموم اور محزون ہو کر گریہ وبکاء کیا کرتے ہیں جب کہ آپ اور آپ کے شیعہ محرم کا چاند طلوع ہوتے ہی حسین ابن علی علیہما السلام کے غم میں گریہ وبکاء کرنا شروع کر دیتے ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ امام علیہ السلام نے اسے جواب دیتے ہوئے فرمایا جب محرم کا چاند آسمان پر طلوع ہو جاتا ہے تو ملائکہ حسین ابن علی علیہما السلام کا تلواروں سے چھلنی اور خون

میں لتھڑا ہوا کرتہ زیر آسمان پھیلا دیتے ہیں جو ہمیں اور ہمارے شیعوں کو وجدانی طور پر دکھائی دینے لگتا ہے جس سے ہماری اور ہمارے شیعوں کی انکھوں سے آنسوؤں بہنے لگ جاتے ہیں۔[1]

سید الشہداء علیہ السلام کے حزن و ملال کے اظہار کے مصادیق میں سے ایک سیاہ لباس بھی ہے جیسے ہی آسمان پر محرم کا چاند طلوع ہوتا ہے تو حسین علیہ السلام کے حبدار ان کے غم میں سیاہ لباس پہن لیتے ہیں جسے دیکھ کر اغیار اس سیاہ لباس کے بارے میں مومنین کے قلوب میں مختلف قسم کے شکوک وشبہات پیدا کرنے کی مذموم کوشش کرنا شروع کر دیتے ہیں تاکہ کسی طرح سے مومنین کے بدنوں سے اس ماتمی لباس کو اتارا جاسکے۔

بندہ ناچیز نے اس گھناؤنی اور ناپاک سازش کو محسوس کرتے ہوئے مناسب سمجھا ہے کہ ایک ایسی کتاب تالیف کی جائے جس میں سیاہ لباس کی اہمیت اور اس کے مقاصد کو بیان جائے تاکہ مومنین کے قلوب میں پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کو رفع دفع کیا جاسکے اور انہیں سیاہ پوشی کے ساتھ دلی رجحان اور انوسیت پیدا ہوسکے۔

---

[1]۔ثمرات الاعواد ص۳۷، تالیف علامہ السید علی ابن الحسین ،ناشر مکتبۃ الحیدریۃ

لہذا بندہ ناچیز کو اس موضوع پر (سیاہ پوشی اور غم آل محمد علیہم السلام) نامی کتاب تالیف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے جس میں کتب فریقین کی روشنی سے ثابت کیاہے کہ اہل بیت علیہم السلام صحابہ کرام اور صحابیات نے غم کے مختلف مواقع پر سیاہ لباس پہنااور ان کا یہ عمل ایام عزاءامیں سیاہ پوشی اور غم آل محمد علیہم السلام کی مشروعیت کی محکم دلیل ہے۔

اور یہ بھی ذکر کیاہے کہ علماء اعلام اور مراجع عظام نے اہل بیت علیہم السلام کے ایام غم میں سیاہ پوشی کو موجب اجر وثواب عمل قرار دیاہے۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی میری اس قلیل سی قلمی کاوش کو اپنی بارگاہ الہی میں بحق چہاردہ معصومین علیہم السلام شرف قبولیت عطاء فرمائے اور مراجع عظام اور بالخصوص محسن ملت بر صغیر وپاک وہند مرجع شیعان جہان فقیہ اہل بیت استاد الفقہاء آیت اللہ العظمی آقای حافظ بشیر حسین نجفی مدظلہ العالی کو طول زندگی عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پہ تاقیامت قائم ودائم رکھے۔

آمین یا رب العالمین

دعاگو:الشیخ اصف علی نجفی

سیاہ لباس کا بیان

ایام غم میں بالعموم اور ماہ محرم الحرام میں بالخصوص ہم شیعان اہل بیت علیہم السلام، فرزند رسول دلبند علی و بتول علیہما السلام حسین ابن علی علیہما السلام اور ان کے وفادار اور جانثار ساتھیوں کی یاد میں اور ان کے اوپر میدان کربلا میں ڈھائے جانے والے مظالم اور مصائب کے اظہار کی خاطر سیاہ لباس پہنتے ہیں اور یہ چیز اقوام عالم کے لیے پیغام ہے کہ میدان کربلا میں ظلم ہوا ہے اور ہم مظلوم کے غمخوار اور طرف دار ہیں اور ظالم کے خلاف بر سر پیکار ہیں اور ہمارا یہ عمل غم و اندوہ کی علامت اور تعظیم شعائر اسلام کے مصادیق میں سے ہے مظلوم کربلا کی مصیبت اور ان کے غم کے اظہار کی خاطر سیاہ لباس پہننا اکثر علماء اعلام کے نزدیک مستحب اور موجب اجر و ثواب ہے جیسا کہ سید حسن صدر، مرزا جواد تبریزی، سید جعفر طباطبائی الحائری نے ایام عزاء میں کالا لباس پہنے کے استحباب پر مستقل کتابیں لکھی ہیں مثلاً۔[2]

[2] ۔ اِرشادُ العِباد الیٰ استحبابِ لبس السّواد علی سید الشهداء و الائمةِ الاَمجاد، تالیف سید جعفر طباطبائی الحائری (متوفی: 1321ھ، رسالہ مختصرةٌ فی لبسِ السّواد تالیف آیت اللہ العظمی میرزا جواد تبریزی متوفی 2006عیسوی، تبیینُ الرِّشاد فی استحبابِ لبسِ السّواد علیَ الاَئمة الاَمجاد تالیف سید حسن صدر (متوفی 1354ھ)

ان کے علاوہ بھی بہت سے ایسی علمی شخصیات ہیں جنہوں نے ایام عزا میں سیاہ لباس پہننے کے متعلق کتابیں تالیف کی ہیں جن میں سیاہ لباس کی مشروعیت کو ادلہ قاطع اور برہان ساطع کے ساتھ ثابت کیا ہے میں اس بات کی وضاحت کرتا چلوں کہ علمائے اعلام اور مراجع عظام فرماتے ہیں جن روایات کی رو سے سیاہ لباس پہننا مکروہ ہے ایسی روایات کی تطبیق عزاداری سید الشہداء علیہ السلام پر نہیں ہو سکتی کیوں کہ ہمارے پاس ایسی روایات کثرت سے پائی جاتی ہیں جن میں مذکور ہے کہ کربلا والوں کی یاد میں اور ان کے حزن و ملال کے اظہار کی خاطر ائمہ معصومین علیہم السلام اور ان کی اولاد اور ان کے اصحاب نے مختلف مواقع پر سیاہ لباس زیب تن فرمایا ہے جس کی تفصیل عنقریب بیان کی جائے گی اور ایام عزاء میں سیاہ لباس کا پہننا کتب فریقین سے ثابت ہے ۔

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کے سامنے کتب فریقین سے چند ایسی روایات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں جن میں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاہ لباس زیب تن فرمایا اور اہل بیت اطہار علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مختلف مواقع پر غم و حزن کے اظہار کی خاطر سیاہ لباس پہنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیاہ لباس کا بیان

کتب فریقین کی احادیث کی رو سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں مختلف مواقع پر سیاہ لباس زیب تن فرمایا یہاں تک کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کا وقت قریب آپہنچا تھا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاہ جبہ پہنے ہوئے تھے جسے شیعہ سنی دونوں محدثین نے اپنی اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رکھنے کے قابل ہے کہ چادر تطہیر کا رنگ بھی سیاہ تھا جس میں پانچ تن پاک جمع ہوئے تو اللہ تعالی نے آیت تطہیر (إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا) نازل فرمائی یہ روایت اہل تشیع اور اہل سنت حضرات کے متعدد معتبر منابع احادیث، تفسیر اور تاریخ میں موجود ہے کہ مگر ہم اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے مورد شاہد کے طور پر اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب صحیح مسلم کے حوالے پر اکتفاء کرتے ہیں اس واقعہ کی تفصیل روایت کے اندر موجود ہے۔

روایت ملاحظہ فرمائیں (حدثنا)أبو بكر بن أبي شيبةومحمد بنعبد الله بن نمير(واللفظ لأبي بكر) قالا حدثنامحمد بن بشرعن زكرياء عن مصعب بن شيبة عن صفية بنت شبية قالت قالت عائشة

خرج النبي صلى الله عليه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علي فادخله ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاءت فاطمة فأدخلها ثم جاء علی فادخله ثم قال إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا.

ترجمہ: ام المومنین بی بی عائشہ سے مروی ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح سویرے اپنے گھر سے باہر اس حالت میں تشریف لے گئے کہ آپ نے سیاہ اون کی بنی ہوئی چادر اوڑھ رکھی تھی اسی اثناء میں یکے بعد دیگرے حسن ابن علی علیہما السلام تشریف لائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنی چادر کے نیچے داخل فرمایا پھر اس کے بعد حسین ابن علی علیہما السلام تشریف لائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اپنی چادر کے نیچے داخل فرمایا پھر اس کے بعد میں جناب فاطمۃ الزہراء علیہا السلام تشریف لائیں تو انہیں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر کے نیچے داخل فرمایا پھر اس کے بعد علی ابن ابی طالب علیہما السلام تشریف لائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں بھی اپنی چادر کے نیچے داخل فرمایا جب یہ سب ہستیاں چادر تطہیر کے نیچے جمع ہو گئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت تطہیر (انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا) کی تلاوت فرمائی۔[3]

[3] ۔ اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب صحیح مسلم ج 7ص 130 باب فضائل اهل بیت النبی ، مصنف ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری متوفی 261ھجری

وضاحت: اون سے بنی ہوئی اس سیاہ چادر کو آیت تطہیر کی تلاوت کی نسبت سے چادر تطہیر کہا جاتا ہے کیونکہ آیت تطہیر اس وقت نازل ہوئی جب یہ پانچ ہستیاں چادر تطہیر کے نیچے جمع ہو چکی تھیں یہ وہی چادر تطہیر ہے جسے عام طور پر کالی کملی کہا جاتا ہے۔

افسوس ہے مسلمانوں پر انہیں کالی کملی تو نظر آگئی مگر کمبلی کے نیچے تشریف فرما پانچ ذوات قدسیہ نظر نہ آسکیں اور کتب فریقین میں یہ بھی مذکور ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ روح نے ان کے جسم اطہر سے پرواز کی تو اس وقت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاہ جبہ پہنے ہوئے تھے جس کا ذکر روایت کے اندر صراحتاً موجود ہے۔

ملاحظہ فرمائیں!

روایت ۱: ''حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ حِينَ اشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ''۔

ترجمہ: بی بی عائشہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شدید درد والم سے دوچار تھے تو اس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاہ جبہ پہنے ہوئے تھے۔[4]

روایت 2: ''حدثناأحمد بن محمد بن أبي نصرعنأبان بن عثمانعنعيسى بن عبد اللهوثابت عن حنظلة عن أبي عبد الله عليه السلام قال خطب رسول الله صلى الله عليه وآلهيوما بعد أن يصلي الفجر فيالمسجدوعليه قميصة سوداءفقلت لأبي عبد الله توفى ذلك اليوم قال نعم''

ترجمہ: جناب حنظلہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر کے بعد لوگوں کو مسجد میں خطبہ دیا اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاہ قمیض پہن رکھی تھی جناب حنظلہ عرض کرتے ہیں کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی دن ہی رحلت نہیں فرما گئے تھے ؟امام علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں۔[5]

---

[4] ۔ اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: مسند احمد، جلد 43 ص ،270اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب تھذیب سیرت ابن ھشام ص 299 باب جهاز رسول الله (ص) ودفنه عبدالسلام هارون

[5] ۔ کتاب بصائر الدرجات ص 324 رقم الحديث 32416 ،باب في ذكر الأبواب التي علم رسول الله صلى الله عليه وآله أمير المؤمنين عليه السلام، مصنف الشيخ محمد بن حسن الصفار متوفى 290ھ

میرے محترم قارئین کرام جیسا کہ آپ نے روایت سے ملاحظہ فرما لیاہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں سیاہ لباس زیب تن فرمایا اور سیاہ لباس پہننا نبی کریم ﷺ کے عمل سے ثابت ہے اگر سیاہ لباس پہننا خلاف شرع ہوتا نبی کریم ﷺ اسے ہر گز نہ پہنتے نبی کریم ﷺ کا سیاہ لباس پہننا سیاہ لباس کی مشروعیت کی محکم دلیل ہے۔

اقبال نے کیاخوب کہاہے! جن کوڈوبناہوڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

جناب حمزہ علیہ السلام کی شہادت پر سیاہ لباس کا بیان

اب میں اپنے محترم قارئین کے سامنے وہ واقعہ پیش کرناچاہتاہوں جس میں مذکور ہے کہ 15 شعبان 3 ہجری جنگ احد کے موقع پر ہند بنت عتبہ زوجہ ابوسفیان نے وحشی بن حرب نامی حبشی غلام کو انعام وکرام کالالچ دے کر اسے جناب حمزہ علیہ السلام کے قتل پر مامور کیا اس نے چھپ کر جناب حمزہ علیہ السلام پر نیزے کاوار کیاجو ان کے پیٹ میں پیوستہ ہو گیا جس کی وجہ سے وہ شہید ہوگئے ہند بنت عتبہ نے خود آگے بڑھ کر جناب حمزہ علیہ السلام کا مثلہ یعنی ناک اور کان وغیرہ کاٹ دیئے اور خنجر کے ساتھ ان کاسینہ چاک کر کے کلیجہ نکالا اور اسے اپنے دانتوں کے ساتھ چبانا چاہا مگر وہ حکم خدا سے پتھر میں تبدیل ہوگیااس طرح سے وہ اپنے مذموم مقصد میں ناکام لوٹی ۔

مؤرخین نے جناب حمزہ علیہ السلام کے قاتل وحشی کے حالات زندگی میں ذکر کیا ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر وہ مسلمانوں کی طاقت سے مرعوب ہو کر مسلمان ہو گیا تھا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کہا ٹھیک ہے تو مسلمان تو ہو گیا ہے مگر میری آنکھوں کے سامنے نہ آنا کیونکہ تجھے دیکھنے سے مجھے میرے چچا حمزہ علیہ السلام کا غم اور درد تازہ ہو جائے گا۔

یہ واقعہ ان لوگوں کے لیے درس عبرت ہے جو یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات رحمت العالمین ہے وہ اپنے نواسے کے قاتلوں کو بھی معاف کر دے گی جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا کے قاتل کو آنکھ سے دیکھنا گوارا نہیں کرتے وہ اولاد زہراء علیہا السلام کے قاتلوں کو نجات کا پروانہ کیسے دیں گے؟ فاعتبروا یا اولی الابصار

یہ تاریخ اسلام کا ایک سیاہ اور شرمناک واقعہ جسے شیعہ سنی دونوں مؤرخین نے اپنی اپنی کتب میں نقل کیا ہے پس جناب حمزہ علیہ السلام کی اس المناک شہادت کے موقع پر ان کی زوجہ نے ان کے غم اور مصیبت کی وجہ سے تین دن تک سیاہ لباس پہنے رکھا۔

روایت ملاحظہ فرمائیں''في الحديث: (أنَّ بنت أبي سَلَمة تَسَلَّبتُ على حمزة ثلاثةَ أيامٍ، فدعاها رسولُ الله صلى الله عليه وسلم وأمَرَها أن تَنَصَّى وتكتَحِل''۔

ترجمہ: مروی ہے کہ جناب زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے جناب امیر حمزہ علیہ السلام کی شہادت کے موقع پر تین دن تک گریہ وبکا کیا اور سیاہ لباس پہنے رکھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے پاس بلایا اور اس سے کہا کہ اپنے بالوں میں کنگھی کرو اور آنکھوں میں سرمہ ڈالو۔[6]

وضاحت: لفظ تسلّبت کا معنی ہے غم کے موقع پر خواتین کا سیاہ لباس پہننا اس معنی کی تائید میں ہم المرسی کا قول نقل کرتے ہیں تاکہ قارئین حضرات کو اطمینان قلب حاصل ہو سکے۔

ابو الحسن مرسی لکھتے ہیں''والسلاب والسلب ثياب سود يلبسها النساء للإحداد''۔

ترجمہ سلاب وسلب وہ سیاہ لباس ہے جو خواتین غم کے موقع پر پہنا کرتی ہیں۔

[6]۔ اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: تهذيب اللغة ج 12 ص 171 باب صاد والنون رقم الحديث 1764، المؤلف: محمد بن أحمد بن الأزهري الهروي، أبو منصور متوفى 370 هجرى، المحقق: محمد عوض مرعب، الناشر: دار إحياء التراث العربي بيروت الطبعة: الأولى، 2001ء

مزید آگے لکھتے ہیں''السلاب السلب ثياب سود تلبسها النساء في المأتم واحدتها سلبة سلبت المرأة وهي مسلب إذا كانت محمدا تلبس الثياب السود للحداد تسلبت لبست السلاب وهي ثياب المأتم السود''۔
ترجمہ: سلاب و سلب سیاہ لباس ہے جو عورتیں غم کے موقع پر پہنا کرتیں ہیں وہی غم والا سیاہ لباس ہے۔[7]

جناب جعفر طیار علیہ السلام کی شہادت پر سیاہ لباس کا بیان

جب 8 ہجری جنگ موتہ کے موقع پر جناب جعفر طیار علیہ السلام کو شہید کیا گیا اور ان کے دونوں بازوں جنگ کے دوران یکے بعد دیگرے قلم کر دیے گئے تھے تو اللہ تعالی نے انہیں ان بازوں کے بدلے میں دو پر عطاء کیے جس کے ذریعے وہ فرشتوں کے ساتھ پرواز کیا کرتے ان کا مدفن مبارک اردن (موتہ) میں ہے تو اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی زوجہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور اسے تین دن تک کے لیے سیاہ لباس پہننے کا حکم فرمایا۔

روایت ملاحظہ فرمائیں''حدثنا محمد بن بكار بن الريان نا محمد بن طلحة عن الحكم بن عتيبة عن عبد الله بن شداد بن الهاد عن أسماء بنت

---

[7] ۔ اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: المحكم والمحيط الأعظم، ج 8 ص 505، حرف السين 'السين والام، المؤلف: أبو الحسن علي بن إسماعيل بن سيده المرسي [متوفى: 458ھجری، المحقق: عبد الحميد هنداوي، الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، ھـ 2000ء.

عميس:أنها قالت لما أصيب جعفر: أمرني رسول الله، صلى الله عليه وسلم، فقال: تسلبي ثلاثا، ثم اصنعي بعد ما شئت''۔

ترجمہ: جناب اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب جعفر طیار علیہ السلام شہید ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا آپ تین دن تک کے لیے سیاہ لباس پہن لیں اور اس کے بعد جو جی چاہے بجا لانا۔[8]

میرے محترم قارئین کرام جیسا کہ آپ نے ان مذکورہ دونوں روایات سے ملاحظہ فرما لیا ہے کہ جناب حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کی زوجہ اور جناب جعفر طیار علیہ السلام کی زوجہ نے اپنے اپنے شوہروں کی وفات اور ان کی شہادت کے موقع پہ سیاہ لباس پہنا بلکہ جناب جعفر طیار علیہ السلام کی زوجہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بذات خود سیاہ لباس پہننے کا حکم فرمایا تھا اگر غم اور مصیبت کے موقع پر سیاہ لباس پہننا بدعت اور خلاف شرع ہوتا تو معلم شریعت ایسا کرنے

---

[8]۔ اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: مسند احمد بن حنبل ج 6 ص 438 رقم الحديث 27508، حديث اسما بنت عميس ،أحمد بن حنبل أبو عبدالله الشيباني، (متوفي241) مسند، ج 6 ص 438 ح 27508 ، ناشر: مؤسسة قرطبة مصر،لسان العرب،ج 1ص 473 فصل السين المهمله،المؤلف: محمد بن مكرم بن على، أبو الفضل، جمال الدين ابن منظور الأنصاري الرويفعى الإفريقى (متوفى 711 هجرى)، الحواشي: لليازجي وجماعة من اللغويين، الناشر: دار صادر – بيروت، الطبعة: الثالثة 1414 هجرى

کا ہر گز حکم نہ دیتے اور یہی چیز ہمارے پاس غم اور مصیبت کے موقع پر سیاہ لباس پہننے کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔

سوگ اور غم کے درمیان فرق

بعض ناصبی اور خارجی مزاج ملاں غم امام حسین علیہ السلام میں بہنے والے آنسوؤں کو خشک کرنے کے لیے غم کو سوگ کا نام دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شریعت نے تین کیلئے سوگ منانے کا حکم دے رکھا ہے اور جب کہ حسین ابن علی علیہما السلام کو شہید ہوئے کئی صدیاں گزر چکیں ہیں اب ان کے سوگ منانے کا مجوز کیا ہے ؟

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سوگ اور غم کے درمیان نمایاں فرق ہے سوگ کا تعلق تین دن کے ساتھ ہے اور اس کے احکام شیعہ سنی فقہاء نے اپنی اپنی فقہ کی کتب میں بیان کیے ہیں مگر شریعت نے غم منانے کی کوئی مدت معین نہیں کی اس کو خود انسان کے دل پر چھوڑا ہے جتنا عرصہ چاہے وہ اپنے محبوب کا غم منا سکتا ہے اور ایسا کرنے میں کوئی شرعی ممانعت نہیں ہیں!

مثلا!

1: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود جناب ابو طالب علیہ السلام اور جناب خدیجہ الکبریٰ علیہا السلام کے وفات والے سال کو غم والا سال قرار دیا ہے

2: جناب فاطمۃ الزہراء علیہا السلام اپنے بابا جان کی رحلت کے بعد 75 یا 95 دن تک زندہ رہیں اور اس مدت میں مسلسل دن رات انکے غم میں یہ مرثیہ پڑھ پڑھ کر گریہ و بکاء کیا کرتیں تھیں ''صبت علی مصائب لو انھا صبت علی الایام: صرن لیالیا''۔

3: جناب عثمان کے قتل کے بعد دمشق میں پچاس ہزار بوڑھے ان کے غم میں اپنی داڑھیاں نوچ نوچ کر غم مناتے رہے ۔[9]

4: دمشق میں جناب عثمان کے غم میں لوگ سال بھر رو رو کر غم مناتے رہے ۔[10]

اس چیز کی تاریخ میں اور بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں جن سے انکار نہیں کیا جا سکتا غم منانا اور رونا ایک بے اختیاری عمل ہے جب آنسو دل سے نکلتا ہے تو نہ ہی اس کے روکنے میں کسی کو اختیار ہے اور نہ ہی اس کے نکالنے میں کسی کا اختیار ہے رونا وہ رحمت الٰہی کی تجلی ہے جو دل پر پڑتی ہے تو آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

---

[9] ۔ اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب الامامه والسیاسه ج 1ص 77، تالیف، ابو محمد عبد الله بن مسلم قتیبه الدینوری

[10] ۔ اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب البدایه والنهایه ج 7ص338، تالیف عز الدین جزری الشیبانی متوفی ۶۳۰ھ

شریعت مقدسہ نے عدت وفات میں بیٹھنے والی عورت کو سیاہ لباس پہننے کا حکم دے رکھا ہے۔

روایت ملاحظہ فرمائیں ''عن جعفر بن محمد (ع) أنه قال: لا تلبس الحاد ثيابا مصبغة ولا تكتحل ولا تطيب ولا تزين حتى تنقضي عدتها، ولا بأس أن تلبس ثوبا مصبوغا بسواد''۔ [11]

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ عدت وفات میں بیٹھنے والی عورت نہ ہی رنگے ہوئے کپڑے پہنے اور نہ ہی آنکھوں میں سرمہ ڈالے اور نہ ہی خوشبو لگائے اور نہ ہی اپنا بناؤ سنگھار کرے یہاں تک کہ اس کی عدت وفات مکمل ہو جائے (چار ماہ دس دن) اور اس کے لیے ان ایام میں سیاہ کپڑے پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ [12]

امام علیہ السلام کے اس فرمان مبارک سے یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ سیاہ رنگ میں ایک فطری خصوصیت پائی جاتی ہے جو انسان کی اداسی اور غمی کی عکاسی کرتی ہے۔

---

[11] ۔ کتاب دائم الاسلام ج 2 ص 291، تالیف شیخ قاضی نعمان مغربی متوفی ۳۶۷ھ

[12] ۔ الشیخ القاضی النعمان المغربی متوفی 367ھ

جناب حسنین کریمین علیہما السلام کے سیاہ لباس کا بیان

جب 40 ہجری 21 رمضان المبارک جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام عبد الرحمان ابن ملجم مرادی ملعون کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرما گئے تو امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور مظلوم کربلا امام حسین ابن علی علیہما السلام نے اپنے مظلوم بابا کی شہادت کے موقع پر ان کی مصیبت اور غم میں سیاہ لباس پہنا جسے شیعہ سنی دونوں مکاتب فکر نے نقل کیا ہے۔

روایات ملاحظہ فرمائیں

روایت ا: ”قال المدائنی: ولما توفی علی علیه السّلام خرج عبدالله بن العباس بن عبد المطلب الی الناس :فقال ان امیر المومنین علیه السلام توفی وقد خلفا فان احببتم خرج الیکم وان کرھتم فلا احد علی احد فبکی الناس ' وقالوا بل یخرج الینا فخرج الینا فخرج الحسن علیه السلام فخطبهم فقال ایها الناس اتقوالله فانا امراؤکم واولیاوکم وانا اهل اهل البیت الذین قال الله تعالی فینا (انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا) فبایعه الناس وکان خرج الیهم وعلیه ثیاب سود“۔

ترجمہ: مدائنی کہتا ہے کہ جب جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے جام شہادت نوش فرما لیا تو جناب عباس بن عبد المطلب لوگوں

کے پاس آئے اور ان کو بتایا امیر کائنات علیہ السلام دنیا سے جا چکے ہیں مگر انہوں نے اپنا جانشین چھوڑا ہے اگر تم پسند کرتے ہو تو وہ تمہارے پاس آنا چاہتے ہیں ورنہ نہیں تم پر کوئی جبر نہیں ہے یہ سن کر لوگ رونے لگے اور انہوں نے کہا انہیں ہمارے پاس آنا چاہیے بس امام حسن مجتبی علیہ السلام لوگوں کے پاس ائے اور ان سے خطاب کیا اور فرمایا اے لوگو اللہ کی معصیت سے ڈرو بے شک میں تمہارا امیر اور تمہارا سرپرست ہوں اور میرا تعلق اس پاکیزہ خانوادہ سے ہے کہ جن کی شان میں اللہ تعالی نے آیت تطہیر (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا) نازل فرمائی ہے اور اور لوگوں نے بیعت کرنا شروع کر دی اور اس وقت امام علیہ السلام سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے۔[13]

روایت ۲: ''عن الاصبغ بن نباته رائیت ان الحسن والحسین لبسا السواد علی ابیھما فی الکوفه بعد شهادته''۔

[13] ۔ اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب شرح نہج البلاغہ ج 1615، ص196 ذکر احد من وصیته علیه السلام حیات الامام الحسن ابن علی علیهما السلام مصنف ، عبد الحمید بن هبة الله بن محمد بن الحسين بن أبي الحديد، أبو حامد، عز الدين (المتوفى: 656 هـ) المحقق: محمد أبو الفضل ابراهيم۔

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی شہادت کے بعد میں نے مسجد کوفہ میں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو سیاہ رنگ کالباس پہنے ہوئے دیکھا۔[14]

میرے محترم قارئین کرام! جیسا کہ آپ نے ان دونوں روایتوں سے ملاحظہ فرمالیا کہ مولا امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی شہادت عظمی پر ان کے دونوں فرزندوں نے اپنے بابا کے غم میں سیاہ لباس پہنا۔
اگر غم کی حالت میں سیاہ لباس پہننا شرعا ناجائز ہوتا تو یہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہرگز نہ پہنتے گویا کہ ایام عزاء میں سیاہ لباس پہننا حسنین کریمین علیہما السلام کی سنت ہے اور ان کا یہ عمل ہمارے لیے دلیل شرعی ہے۔

امام حسین علیہ السلام کے سیاہ لباس کا بیان

اب قارئین کی پیش خدمت ایسی روایت ہے جس میں ذکر ہوا ہے کہ امام حسین علیہ السلام وقت شہادت سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے اور اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے آقای حر عاملی فرماتے ہیں سیاہ لباس پہننا حرام نہیں ہے بلکہ جائز ہے۔

روایت ۳: ''وعن أبي علي الأشعري، عن محمد بن سالم، عن أحمد بن

[14] ۔ مجمع الدرر فی مسائل اثناعشر ص 20، مولف مرحوم آیت اللہ حاج شیخ عبد اللہ مامقانی (متوفی 1351) ہجری چاپ سنگی

النضر، عن عمرو بن شمر، عن جابر، عن أبي جعفر قال: قتل الحسين بن علي وعليه جبة خز دكنا. الحديث. أقول، هذا محمول على الجواز ونفي التحريم"۔

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ وقت شہادت حسین ابن علی علیہما السلام سیاہ جبہ پہنے ہوئے تھے یہ حدیث سیاہ لباس کی حرمت کی نفی کرتی ہے اور اس کے جواز کو ثابت کرتی ہے۔[15]

میرے محترم قارئین کرام جیسا کہ آپ نے اس روایت سے ملاحظہ فرمالیاہے کہ 61 ہجری 10 محرم الحرام بروز جمعہ بوقت شہادت سبط رسول دلبند علی وبتول علیہما السلام امام حسین ابن علی علیہما السلام سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے گویا کہ ایام عزاء میں سیاہ لباس پہننا امام حسین ابن علی علیہما السلام کی سنت ہے اور آقای حر عاملی اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں مولا مظلوم کربلا کا یہ عمل سیاہ لباس کی حرمت کی نفی کررہاہے اور اس کے جواز کو ثابت کررہاہے۔

جناب فاطمہ الزہراء علیہا السلام کے سیاہ لباس کا بیان

[15] ۔ كتاب وسائل الشيعه ج 3ص2781، باب كراهة لبس السواد الا في الخف والعمامة والكساء، ابو جعفر محمد بن الحسن الحر العاملي متوفى 1104ھ

دمشق میں جناب سکینہ بنت الحسین علیہا السلام نے عالم خواب میں اپنی دادی جناب فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ سیاہ لباس میں ملبوس ہیں اور ان کے ہاتھوں میں ایک خون آلودہ کرتہ ہے اور اس قیدن نے یہ خواب یزید ملعون سے مخاطب ہوتے ہوئے بیان کیا۔

روایت ملاحظہ فرمائیں!

3703 / 32: ''نقل ان سکینة بنت الحسین (علیه السلام)، قالت: یا یزید رأیت البارحة رؤیا وذکرت الرؤیا إلی أن قالت :فإذا بخمس نسوة قد عظم الله خلقتهن، وزاد في نورهن، وبینهن امرأة عظیمة الخلقة ناشرة شعرها، وعلیها ثیاب سود، وبیدها قمیص مضمخ بالدم إلی أن ذکرت انها کانت فاطمة الزهراء''۔

ترجمہ: منقول ہے کہ جناب سکینہ بنت الحسین بن علی علیہم السلام نے دربار شام میں یزید ملعون سے مخاطب ہو کر یہ خواب بیان کیا کہ کل رات میں نے عالم خواب میں دیکھا کہ رضوان جنت میرا ہاتھ تھامے ہوئے مجھے جنت کے محلات کی طرف لے جارہے ہیں اور میں نے جنتی محلات میں پانچ نورانی خواتین کو دیکھا اور ان میں سے ایک زیادہ نورانی معلوم ہورہی تھی لیکن اس خاتون کے بال کھلے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ اس نے سیاہ لباس پہنا ہوا تھا

اور اس کے ہاتھ میں ایک خون آلودہ کرتہ تھا اور پھر جناب سکینہ علیہا السلام نے (تھوڑا رک کر) بتایا کہ وہ میری دادی جناب فاطمۃ الزہراء علیہا السلام تھیں۔[16]

میرے محترم قارئین کرام اس روایت سے دو نتیجے اخذ ہو رہے ہیں!!

پہلا نتیجہ: غم امام حسین علیہ السلام میں سیاہ لباس پہننا بدعت نہیں بلکہ جناب فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کی سنت ہے اگر کوئی بدبخت اس لباس کے خلاف جسارت کرتا ہے یا اس کے بارے میں نازیبہ الفاظ استعمال کرتا ہے وہ جناب سیدہ علیہا السلام کا مجرم اور گستاخ قرار پاتا ہے۔

دوسرا نتیجہ: شاید جناب سکینہ بنت الحسین علیہما السلام یزید کے سامنے یہ خواب بیان کر کے دربار میں آنے جانے والے لوگوں کو خواب غفلت سے جگا رہی ہوں اے لوگو: یزید ملعون کے نجس دربار میں تمہارے نبی کی اولاد کو قیدی بنا کر لایا گیا ہے کیونکہ یزید اور یزیدیوں کی طرف سے مسلسل یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا تھا کہ ہماری جنگ ان لوگوں سے ہوئی ہے جو ہماری حکومت کے مخالف اور باغی تھے اور ہم نے اپنی حکومت کو بچانے کی خاطر ان باغیوں کی بغاوت کو کچلا ہے تا کہ ریاست میں امن قائم کیا جا سکے جناب سکینہ علیہا السلام نے

[16] ۔ کتاب مستدرک الوسائل ج 3 ص 327، تالیف مرزا حسین نوری طبرسی، متوفی ۱۳۲۰ھ

اس خواب کے ذریعے لوگوں کو سوچنے پر مجبور کر دیا کہ یہ لوگ حکومت کے باغی نہ تھے بلکہ یزید ملعون نے باغ رسالت کو اجاڑا ہے اور اولاد فاطمہ علیہا السلام کا خون بہایا ہے۔

کون فاطمہ علیہا السلام؟

وہ فاطمہ علیہا السلام جس کے استقبال کے لیے سید الانبیاء علیہم السلام کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور روایات میں یہاں تک آیا ہے کہ جب بھی سیدہ نساء العالمین علیہا السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لاتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے استقبال کے لیے کھڑا ہو جایا کرتے تھے اور انہیں وہاں بٹھایا کرتے تھے جہاں آپ تشریف فرما ہوا کرتے۔

امام زین العابدین علیہ السلام کے سیاہ لباس کا بیان

اب میں اپنے محترم قارئین کے سامنے ایسی روایت پیش کرنا چاہتا ہوں جس میں ذکر ہوا ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام سیاہ عباء اور قباء پہنا کرتے۔

روایت ملاحظہ فرمائیں

3: ''عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمد بن عيسى، عن سليمان بن راشد، عن أبيه، قال: رأيت علي بن الحسين عليهما السلام وعليه دراعة سوداء وطيلسان أزرق''۔

ترجمہ : سلیمان بن راشد اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو دیکھا جو کہ سیاہ عبا اور قبا اوڑھے ہوئے تھے۔[17]

میرے محترم قارئین جیسا کہ آپ نے روایت سے ملاحظہ فرمالیا ہے کہ امام سید ساجدین زین العابدین علی ابن الحسین علیہما السلام سیاہ عبا اور قبا پہنا کرتے تھے گویا کہ سیاہ پوش ہونا اس بیمار کربلا امام کی سنت ہے جس نے 61 ہجری 10 محرم الحرام اپنی انگشت شہادت کے ساتھ اپنے بابا کی قبر پر یہ عبارت لکھی

''هذا قبرُ الحسين بن علي بن أبي طالب (عليه السلام) الذي قتلوه عطشاناً غريباً''

ترجمہ یہ حسین ابن علی ابن ابی طالب علیہم السلام کی قبر ہے جسے عالم غربت میں پیاسا شہید کیا گیا۔[18]

سیاہ لباس شعائر حسینی کے اعلیٰ ترین مصادیق میں سے ہے اور شعائر حسینی سے مراد ہر وہ علامت اور نشانی ہے جو سید الشہداء علیہ السلام اوران کے اصحاب و انصار اور رفقاء کی مظلومیت کی یاد دلائے چاہے وہ مجلسِ عزاء یانوحہ

---

[17] ۔ كتاب فروع الكافی۔ ج 6ص449 باب لبس السواد، مصنف محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي (توفي سنة 329 هـ / 941 م

[18] ۔ كتاب مقتل مقرم (اردوترجمه)ص 583 ، ذكر تدفين شهداء □ کے مراسم

، سینہ کوبی ، زنجیر زنی ، تعزیہ ، شبیہ ذوالجناح ، علم مبارک ، سیاہ لباس اور ماتمی جلوس وغیرہ کی شکل میں ہو اور ہر وہ چیز معتبر اور قابل تعظیم ہے جس کا تعلق حسین ابن علی علیہما السلام کے ساتھ ہو۔

فرشتہ کا سیاہ لباس پہننے کی منادی کرنا

ایک فرشتہ جنت سے سمندر پر نازل ہوا اور اس نے سمندری مخلوق کو بلند اواز میں ندادی اے سمندر میں رہنے والی مخلوق سنو نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلبند علی و بتول علیہما السلام حسین ابن علی علیہما السلام شہید کر دیئے گئے ہیں لہذا تم غم کا (سیاہ لباس) پہن لو۔

روایت ملاحظہ فرمائیں ''أخبرني المشيخة ان الملك الذي جاء إلى رسول الله (صلى الله عليه وآله) وأخبره بقتل الحسين بن علي (عليهما السلام) كان ملك البحار، وذلك أن ملكا من ملائكة الفردوس نزل على البحر فنشر أجنحته عليها، ثم صاح صيحة وقال: يا أهل البحار البسوا أثواب الحزن فان فرخ رسول الله (صلى الله عليه وآله) مذبوح''۔

ترجمہ: ایک فرشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اس نے انہیں حسین ابن علی علیہما السلام کی شہادت کی خبر دی وہ سمندر کا فرشتہ تھا اور اسی طرح جنت کا فرشتہ سمندر پر اترا اور اس نے سمندر پر پر پھیلا دیے اور بلند

اواز میں ندا دی اے سمندری مخلوق غم کا لباس (سیاہ) پہن لو کیونکہ فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذبح کر دیا گیا ہے۔[19]

میرے محترم قارئین کرام جیسا کہ آپ نے اس روایت سے ملاحظہ فرمالیا ہے کہ سید الشہداء علیہ السلام کی شہادت کے دن ایک فرشتے نے سمندری مخلوق کو ان کی شہادت کی خبر دی اور انہیں کہا کہ آپ سیاہ لباس پہن لیں کیونکہ جناب زہراء علیہا السلام کی گود کا پالا میدان کربلا ذبح کر دیا گیا ہے گویا کہ سید الشہداء علیہ السلام کے غم میں سیاہ لباس پہننے کی منادی کرنا ملائکہ مقربین کی سنت ہے۔

مسجد نبوی کے گنبد پر سیاہ چادر چڑھانے کا بیان

اس واقعہ کی تفصیل تاریخ میں کچھ اس طرح سے بیان ہوئی کہ جب جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو نواسہ رسول حسین ابن علی علیہما السلام کی شہادت کی خبر موصول ہوئی تو انہوں نے دو کام کیے ایک تو خود سیاہ لباس پہن لیا دوسرا مسجد نبوی کے گنبد پر سیاہ چادر اوڑھا دی اور ان کا یہ عمل منادی کی ایک قسم تھی تا کہ جیسے ہی

[19] ۔ کتاب کامل الزیارات ص 143 ،ابو القاسم جعفر بن محمد بن جعفر بن موسی بن مسرور المعروف ابن قولویہ (متوفی 367ھ)

لوگوں کی نظریں مسجد نبوی کے گنبد پر پڑیں تو وہ سیاہ چادر کو دیکھ کر سمجھ جائیں کہ آج پھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر کسی عظیم صدمہ سے دوچار ہو گیا ہے۔

روایت ملاحظہ فرمائیں ''وعن ابي نعيم باسناده عن ام سلمه رضوان الله عليها انها لما بلغها مقتل الامام الحسين بن على عليه السلام ضربت قبه سودا فی مسجد رسول الله (ص) ولبست السواد''۔

ترجمہ: جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب انہیں امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر پہنچی تو انہوں نے مسجد نبوی کے گنبد پر سیاہ چادر اوڑھا دی اور خود سیاہ لباس پہن لیا۔[20]

میرے محترم قارئین کرام جیسا کہ اپ نے اس روایت سے ملاحظہ فرمالیا ہے کہ زوجہ رسول جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے شہادت حسین ابن علی علیہما السلام کی منادی اور ان کی مصیبت اور مظلومیت کے اظہار کی خاطر مسجد نبوی کے گنبد پر سیاہ چادر اوڑھا دی اور خود بھی سیاہ لباس پہن لیا اگر آج کوئی شیعہ حسین ابن علی علیہما السلام کی مظلومیت اور ان کے دکھ اور مصائب کا اعلان اور اظہار کرنے

[20] ۔ کتاب عیون الاخبار وفنون الآثار ص 109 الباب الثالث : ماذكر فيما كان من قتل الحسين بن على عليه السلام ،تالیف ادریس عماد الدين القرشی متوفی 832هجری، تقدیم وتحقیق الدکتور مصطفى غالب، دار التراث الفاطمی بیروت تاریخ طباعت 1973عیسوی

کی خاطر مسجد کے میناروں پر یا امام بارگاہوں کی دیواروں پر کوئی سیاہ چادر لٹکا دیتا ہے تو یہ بدعت نہیں بلکہ زوج رسول جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی سنت ہے حالانکہ یہ سیاہ چادر مسجد نبوی کے دروازے پر بھی لٹکائی جاسکتی تھی اس سے فقط ان لوگوں کو قتل حسین علیہ السلام کی خبر ملتی جو مسجد کے دروازے سے داخل ہوا کرتے تھے اس معظمیٰ خاتون نے مسجد نبوی کے دروازے کی بجائے مسجد نبوی گنبد پر سیاہ چادر اوڑھا کر تمام اہل مدینہ کے لیے یہ پیغام چھوڑ دیا کہ آج مہر نبوت کا سوار اپنے ساتھیوں سمیت میدان کربلا میں ظلم وجور کی تلوار کے ساتھ شہید کر دیا گیا ہے جس کیوجہ سے ہمارا گھر آج نئے سرے سے ماتم کدہ بن گیا ہے اور ہم حالت غم میں ہیں۔

جناب زینب وام کلثوم علیہا السلام کے سیاہ لباس کا بیان

اب میں اپنے قارئین کرام کے سامنے وہ روایت پیش کرنا چاہتا ہوں جس میں مذکور ہے کہ خاندان بنو ہاشم کی خواتین نے امام حسین علیہ السلام کے غم میں سیاہ لباس اس حد تک پہنا کہ اسے گرمی اور سردی کے موسم میں بھی نہیں اتارا۔

روایت ملاحظہ فرمائیں ۱۹۵ '' عنه، عن الحسن بن طريف بن ناصح، عن أبيه، عن الحسين بن زيد، عن عمر بن علي بن الحسين، قال: لما قتل الحسين بن علي (ع) لبسن نساء بني هاشم السواد والمسوح وكن لا يشتكين من حر ولا برد وكان علي بن الحسين (ع) يعمل لهن الطعام للمأتم''۔

ترجمہ: جب امام حسین ابن علی علیہما السلام شہید کر دیے گئے تو بنی ہاشم کی خواتین نے سیاہ لباس پہنا اور جس کی گرمی سردی میں پروا نہیں کیا کرتی تھیں اور امام علی ابن الحسین علیہما السلام ان عزادار خواتین کے لیے کے لیے کھانا تیار کیا کرتے تھے۔[21]

میرے محترم قارئین کرام جیسا کہ آپ نے اس روایت سے ملاحظہ فرمالیا ہے بالعموم غم امام حسین علیہ السلام میں ھاشمی خواتین بالخصوص علی وبتول علیہما السلام کی لاڈلیوں نے سیاہ لباس اس حد تک پہنے رکھا یہاں تک موسم گرما اور سرما کی پرواہ بھی نہ کی اور ان خواتین نے یہ سیاہ لباس دو معصوم امام (محمد باقر اور زین العابدین علیہما السلام) کی موجودگی میں پہنے رکھا اور کسی امام نے انہیں منع بھی نہیں کیا اور یہ چیز غم کی حالت میں سیاہ لباس پہننے کی مشروعیت کی محکم دلیل ہے اور امام زین العابدین علیہ السلام ان عزادار خواتین کے لیے کھانا تیار کیا کرتے گویا کہ

---

[21] ۔ کتاب المحاسن ج 2ص195 باب الاطعام فی الماتم ،تالیف ابی جعفر احمد بن محمد بن خالد برقی متوفی 280ھجری، تحقیق السید مهدی الرجائی

نواسہ رسول امام حسین علیہ السلام کے سوگواروں غم خواروں اور عزاداروں کو کھانا کھلانا اور خود کھانے کو تیار کرنا اس امام کی سنت ہے جو اپنے بابا کے غم میں چالیس سال تک خون کے آنسو روتا رہا جب کوئی انہیں اس شدت بکاء سے منع کرتا تو آپ فرماتے یعقوب علیہ السلام نبی اللہ کا ایک بیٹا یوسف علیہ السلام نبی اللہ ان کی نظروں سے مشیت خدا کے تحت کچھ مدت کے لئے اوجھل ہو گئے تو وہ اس کی جدائی کے غم میں اتنی شدت سے روئے ان کی کمر خمیدہ ہو گئی آنکھوں کی بینائی چلی گئی فرماتے میری آنکھوں کے سامنے 18 نوجوانان بنی ھاشم تین دن کے بھوکے پیاسے ذبح کر دیے گئے میں رونا کیسے بند کروں۔

اہل مدینہ کے سیاہ لباس پہننے کا بیان

تاریخ اسلام اپنے سینہ میں دو ایسے دلخراش اور شرم ناک واقعات لیے ہوئے ہے جن کی وجہ سے اہل مدینہ کے مرد و زن نے سیاہ لباس پہنا۔

پہلا واقعہ: جب اسیران کربلا کا لٹا ہوا ماتمی قافلہ مدینہ منورہ واپس پہنچا تو مدینہ کی خواتین نے عترت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم میں سیاہ لباس پہن لیا۔

روایت ملاحظہ فرمائیں ''عند ما اخبر نعمان بن بشیر بقتل الحسین فلم یبقی فی المدینہ مخدرہ الا من خدرھا و لبست السواد''۔ ترجمہ: جب نعمان بن بشیر نے اہل مدینہ کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل کی ندا دی اور یہ منادی

سن کر مدینہ میں کوئی ایسی خاتون نہ تھی جو گھر سے باہر نہ ائی ہو اور اس نے سیاہ لباس نہ پہنا ہو۔[22]

دوسرا واقعہ: 63ھ یزید کے دور حکومت میں ایک، دوسرا دردناک اور المناک واقعہ پیش آیا جسے تاریخ واقعہ حرہ کے نام سے یاد کرتی ہے اس واقعہ پر اہل مدینہ نے سیاہ لباس پہنا اور ایک سال تک اپنے مقتولین کے غم میں نوحہ جاری رکھا۔

روایت ملاحظہ فرمائیں ''وقال الاعرج: كان الناس لا يلبسون المصبوغ من الثياب قبل الحره فلما قتل الناس بالحره استحبوا ان يلبسوها وقالوا لقد مكث النوح فى الدور اهل الحره''۔

ترجمہ: اعرج بیان کرتا ہے کہ واقعہ حرہ سے پہلے اہل مدینہ نے سیاہ لباس نہیں پہنا اور جب لوگ مدینہ میں قتل ہوئے تو اہل مدینہ نے ان کے قتل پر سیاہ لباس پہنا اور سال تک نوحہ جاری رکھا۔[23]

---

[22] ۔ کتاب مقتل الحسين المعروف مقتل ابي مخنف ص 149 دخول السبايا الى المدينه

[23] ۔ اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب الامامه والسياسه ج 1 ص 242 فضائل قتلى اهل الحره رحمهم الله تعالى ،ابي محمد عبدالله بن مسلم ابن قتيبه الدينورى متوفى 276 تحقيق الاستاذ على شيرى ،منشورات الشريف الرضى

واقعہ حرہ تاریخ مدینہ منورہ کے دردناک اور بدترین خونی واقعات میں سے ایک شرمناک واقعہ ہے جو یزید کے حکم سے اہل مدینہ پر ظلم و جور ڈھائے جانے کی ایک اور بدترین مثال ہے اس موقع پر یزیدی افواج نے اہل مدینہ کا قتل عام کیا بیت اللہ کی توہین کی مسجد نبوی میں خچر باندھے چھوٹے چھوٹے بچوں کو ماؤں کی گودوں سے اٹھا کر دیواروں پر پٹخ کر شہید کیا گئی باکرہ لڑکیوں کے ساتھ زنا بالجبر کیا گیا صحابیات اور اصحاب رسول سمیت سینکڑوں لوگوں کو شہید کیا گیا مسجد نبوی میں اذان و اقامت نماز کا سلسلہ رک گیا اس واقعہ کا اہل مدینہ کو اتنا صدمہ ہوا کہ سب نے سیاہ لباس پہنا اور ایک سال تک اپنے اپنے مقتولین کے غم میں نوحہ بھی جاری رکھا۔

اگر اپنے اپنے مقتولین کی یاد اور ان کے غم میں سیاہ لباس پہننا اور ان پر مسلسل نوحہ خوانی کرنا بدعت اور خلاف شرع عمل ہے تو پورا اہل مدینہ نعوذ باللہ اس فعل شنیع کا مرتکب کیوں ہوا ہے؟

سیاہ لباس میں نماز پڑھنے کا بیان

بعض مومنین ایام عزاء میں اس خوف اور خدشہ کی بناء پر سیاہ لباس پہننا ترک کر دیتے ہیں چونکہ اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور وہ صاف اور شفاف الفاظ میں کہا کرتے ہیں ہمارے پاس اتنا وقت ہی کہاں ہے کہ ہم عزاداری برپا

کرنے کے وقت سیاہ لباس پہنیں اور نماز کی ادائیگی کیلئے کوئی اور رنگ کا لباس پہنں اس سے ہمیں مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو ہمارے لے متعذر ہے۔

سیاہ لباس میں نماز پڑھنے کے متعلق متقدمین اور معاصرین علماء اعلام مراجع عظام اور فقہاء شیعہ کا اجماع ہے کہ سید الشہداء علیہ السلام کے غم اور ان کی مظلومیت کے اظہار اور پرچار کی خاطر سیاہ لباس سے حکم کراہت منتفی ہو جاتا ہے یعنی اس صورت میں سیاہ لباس میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے اور یہ چیز عزاداری امام حسین ابن علی علیہما السلام کے فیوض اور برکات میں سے ہے ۔

میں اپنے اس دعوی کی تائید میں مختلف علمائے اعلام اور مراجع عظام کے بیانات اور فتاوی جات کو پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ قارئین کو اطمینان قلبی حاصل ہوسکے مثلاً!!

1: یوسف بحرانی

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام سیاہ لباس میں نماز کی کراہت ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں ''استثناء لبس السواد في مأتم الحسين ''۔

امام حسین علیہ السلام کے غم میں سیاہ لباس حکم کراہت سے مستثنی

عبارت ملاحظہ فرمائیں ''ثم أقول: لا يبعد استثناء لبس السواد في مأتم الحسين(عليه السلام)من هذه الاخبار لما استفاضت به الاخبار من الأمر بإظهار شعائر الأحزان، ويؤيده''۔

''ما رواه شيخنا المجلسي(قدس سره)عن البرقي في كتاب المحاسن انه روى عن عمر بن زين العابدين(عليه السلام)انه قال«لما قتل جدي الحسين المظلوم الشهيد لبس نساء بني هاشم في مأتمه ثياب السواد و لم يغيرنها في حر أو برد و كان الامام زين العابدين(عليه السلام)يصنع لهن الطعام في المأتم''۔

ترجمہ: میں کہتا ہوں امام حسین علیہ السلام کے غم میں نمازی کیلئے سیاہ لباس پہننا مکروہ نہیں ہے کیونکہ اسے کراہت سے استثناء حاصل ہے چونکہ ایسی روایات کثرت سے پائی جاتی ہیں جن کی رو سے سید الشہداء علیہ السلام کی عزاداری اور ان کے غم میں غمگین ہونے کی وجہ سے سیاہ لباس پہنا جائے اور اس عمل کی بعض روایات سے تائید بھی ثابت ہے جیسا کہ علامہ مجلسی نے یعقوب برقی کی کتاب المحاسن کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جناب حسین ابنِ علی علیہما السلام کی شہادت کے بعد بنی ہاشم کی خواتین نے ان کے غم میں سیاہ لباس پہنا جسے

گرمی، سردی میں پہنے رکھا امام علی ابن الحسین علیہما السلام ان عزادار خواتین کے لیے کھانا تیار کیا کرتے تھے۔[24]

2: محدث نوری

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام سید الشہداء علیہ السلام کی مصیبت اور ان کے ایام حزن و غم میں سیاہ لباس پہننے کے متعلق روایات نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں" قلت: وفي هذه الأخبار، والقصص، إشارة أو دلالة على عدم كراهة لبس السواد، أو رجحانه حزنا على أبي عبد الله (عليه السلام)، كما عليه سيرة كثير في أيام حزنه ومأتمه"۔

ترجمہ میں کہتا ہوں: ان روایات اور واقعات میں اشارہ یا دلالت اس بات پر ہو رہی ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے غم میں سیاہ لباس پہننا مکروہ نہیں ہے بلکہ روایات سے ثابت ہے ایام حزن و غم میں سیاہ لباس پہننا ایک مرغوب اور پسندیدہ عمل ہے جیسا یہ چیز اکابرین اور بزرگان دین کے عمل سے بھی ثابت ہے کہ وہ امام علیہ السلام کے ایام حزن و غم میں سیاہ لباس پہنا کیا کرتے تھے۔[25]

---

[24] ۔ کتاب الحدائق الناضرہ فی احکام العترہ الطاہرہ، ج 7ص118، کتاب لباس المصلی، مصنف یوسف بن أحمد بن إبراهيم بن أحمد بن صالح بن عصفور الدرازي البحراني متولد1107 ھ متوفی 1186ھ

[25] ۔ کتاب مستدرك الوسائل ومستنبط المسائل ج 3ص328 باب، باب نوادر ما يتعلق باحكام الملابس، مرزا حسین نوری طبرسی المعروف محدث نوری متوفی 1320ھ

3: آقای حافظ بشیر حسین نجفی مدظلہ العالی

یہ فقیہ مذہب اہلبیت علیہم السلام فرماتے ہیں سیاہ لباس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر جب اس لباس کو معصومین علیہم السلام کے ایام حزن و غم میں پہنا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے بلکہ ان ایام میں سیاہ لباس پہننا ایک پسندیدہ اور مستحب عمل ہے کیونکہ یہ شعائر حسینی کے مصادیق میں سے ہے۔

4: آقای سید محمد الموسوی المعروف مفتی شیعہ

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام فرماتے ہیں ''تکرہ الصلاۃ فی الثوب الاسود ویستسنی منہ لبس السواد فی ماتم سید الشہداء والائمہ علیہم السلام بالادلہ الخاصہ''۔

ترجمہ: سیاہ لباس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر سید الشہداء علیہ السلام اور دیگر ائمہ علیہم السلام کی عزاداری کی خاطر سیاہ لباس پہننا مخصوص ادلہ کے ساتھ اس حکم کراہت سے مستثنی ہے۔[26]

5: آقای میرزا جواد تبریزی رح

[26] ۔ کتاب عروہ الوثقی والتعلیقات علیہا ج6 ص 322 فصل فی ما یکرہ من اللباس حال الصلاۃ (حاشیہ 2)، اعداد والتحقیق: مؤسسہ السبطین علیہما السلام العالمیہ

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام ایام عزاء میں سیاہ لباس کے متعلق فرماتے ہیں یہ اصلاً مکروہ ہی نہیں نہ نماز میں اور نہ نماز کے علاوہ حالت میں۔

عبارت ملاحظہ فرمائیں'' لم یثبت کراهیة لبس السواد لافي الصلاة ولافي غیرها. نعم، ورد في بعض الروایات ما یستفاد منها کراهیة لبس السواد، ولکنها ضعیفة السند''۔

ترجمہ: نماز اور نماز کے علاوہ سیاہ لباس پہننے کی کراہت ثابت نہیں ہے ہاں کچھ ایسی روایات پائی جاتی ہیں ہیں جن سے سمجھا جاتا ہے کہ سیاہ لباس میں نماز مکروہ ہے لیکن ایسی روایات سند کے لحاظ سے ضعیف ہیں۔ [27]

6: آقای محمد فاضل لنکرانی رح

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام عترت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایام غم میں سیاہ لباس میں نماز پڑھنے کے متعلق کیے جانے والے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

سوال وجواب ملاحظہ فرمائیں!

---

[27] ۔ رسالہ الشعائر الحسینیہ ص 10، فتاوی سماحہ المرجع الدینی آیت اللہ العظمی المیرزا التبریزی ،مطبوعہ دار الصدیقہ الشہیدہ علیہا السلام

سوال :آیا نماز خواندن با لباس سیاہ مربوط بہ عزاداری امام حسین علیہ السلام مکروہ است؟

ترجمہ: کیا حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کی خاطر پہنے ہوئے سیاہ لباس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب:چون لباس سیاہ علامت عزاداری سید الشہداء علیہم السلام است و عزاداری ان حضرت کمال رجحان دارد لذا نماز خواندن با ان نیز مکروہ نمی باشد۔

ترجمہ: سیاہ لباس چونکہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کی علامت ہے اور عزاداری بہت زیادہ ثواب اور فضیلت کو حامل ہے لہذا عزاداری کی مناسبت سے پہنے ہوئے سیاہ لباس میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔[28]

7: آقای سید صادق حسینی شیر ازی مد ظلہ العالی

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام فرماتے ہیں ’’یکرہ فی لباس المصلی لبس الثوب الاسود آلا لمصائب المعصومین علیہم السلام فلا کراھة فیھا بل یستحب‘‘۔

[28]۔ جامع المسائل (استفتاءات)ج 1 ص 581 استفادہ از لباس سیاہ، از مرجع علیقدر حضرت ایت اللہ العظمی اقا حاج شیخ محمد فاضل لنکرانی رح

ترجمہ: سیاہ لباس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر معصومین علیہم السلام کے یام حزن و غم میں سیاہ لباس میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں

بلکہ ان ایام میں سیاہ لباس پہننا مستحب ہے۔[29]

8: آقای السید تقی مدرسی

یہ فقیہ مذہب بیت علیہم السلام ایام عزاء میں سیاہ لباس پہننے کے متعلق کیے جانے والے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

سوال وجواب ملاحظہ فرمائیں!

س:'' هل یکره لبس السواد فی محرم و صفر وایام وفیات الائمه علیهم السلام فی الصلاة ؟''۔

ترجمہ: آیاماہ محرم، صفر اور دیگر ائمہ معصومین علیہم السلام کے ایام حزن و غم میں سیاہ لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

ج:''ان کان لابداء الحزن فهو ممدوح لانه من الشعائر الاسلامیه''۔

---

[29] ۔ کتاب المسائل الاسلامیه مع المسائل الحدیثه (مایکره فی لباس فی المصلی) ص 251 مسئله 928 بمطابق لفتاوی سماحه السید صادق حسینی شیرازی مدظله العالی

ترجمہ: اگر کسی نے ان ایام میں سیاہ لباس حزن و ملال اور غم کے طور پر پہنا ہو تو یہ ممدوح ہے کیونکہ یہ شعائر اسلامیہ میں سے ہے اور اس صورت میں اس میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

نوٹ: یہ عبارت ایک عربی ویب سائیڈ سے اخذ کی گئی ہے۔

9: آقای الشیخ محمد السند

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام فرماتے ہیں ایام عزا میں پہنے ہوئے سیاہ لباس میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

عبارت ملاحظہ فرمائیں "واما اذا اتخذ شعارا لاظهار الحزن فهو غير مشمول لتلك الكراهة"۔

ترجمہ: جب سیاہ لباس کو سید الشہداء علیہ السلام کی مصیبت کے اظہار کے عنوان سے پہنا جائے تو اس صورت میں اس میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔[30]

[30] ۔ کتاب: الشعائر الحسينيه :بين الاصالة والتجديد ج 1 ص 383 : لبس السواد ،رياض الموسوى ،محاضرات سماحه الاستاذ الشيخ محمد السند

الطبعة الاولى1432ھ/ 2011م، بيروت لبنان

میں نے اپنے محترم قارئین کرام کے سامنے متعدد علمائے اعلام اور مراجع عظام کے فتاوی جات اور بیانات کو پیش کیا ہے جنہوں نے کھلے لفظوں میں کہا ہے معصومین علیہم السلام کے ایام حزن و غم میں پہنے ہوئے سیاہ لباس میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے بلکہ ان ایام میں سیاہ لباس پہننا موجب اجر ثواب اور مستحب عمل ہے ۔{فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

وضاحت: ایام حزن و غم کے علاوہ نماز کی حالت میں عمامہ ، پگڑی ، ٹوپی ،چادر، موزے اور جرابوں کا سیاہ ہونا مکروہ نہیں ہے۔

ہاں شلوار ، تہبند قمیص ،جبہ پینٹ ،شرٹ وغیرہ کا سیاہ ہونا نماز میں مکروہ ہے یہ چیزیں نماز میں ثواب کی کمی کا موجب بنتی ہیں لیکن رسول اور آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم کی مناسبت سے پہنے ہوئے اس سیاہ لباس میں نماز پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں بلکہ یہ چیز نماز میں ثواب کے اضافہ کا موجب بنتی ہے۔

نوٹ: ہر علاقے کے ثقافتی اور قومی لباس کا لحاظ رکھا جائے گا اور اس کے مطابق اس پر شرعی حکم لگایا جائے گا۔

ایام غم میں سیاہ لباس کا بیان

اب میں اپنے محترم قارین کے سامنے کچھ ایسے علماء اعلام اور مراجع عظام کے اسماء پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم میں سیاہ لباس کو موجب اجر و ثواب اور مستحب قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ شعائر حسینی کے اعلی مصادیق میں سے ہے مثلاً!

1: فقیہ اعظم محمد کاظم یزدی صاحب عروہ ω

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام ایام عزاء میں سیاہ لباس پہننے کے متعلق فرماتے ہیں''سیاہپوشی درعزا ی سالار شهیدان راجح وموجب خوشنودی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وائمہ هدی علیہم السلام است اجمعین''۔

ترجمہ: ایام عزاء میں سیاہ لباس پہننا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ ھدی علیہم السلام کی خوشنودی اور تقرب کا سبب ہے۔[31]

2: آقای حافظ بشیر حسین نجفی مدظلہ العالی

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام فرماتے ہیں: امام حسین علیہ السلام اور دیگر اہل بیت علیہم السلام کے مصائب پر حزن اور اس کا اظہار شرعی طور پر مرغوب مطلوب اور باعث ثواب عمل ہے اور سیاہ لباس پہننا بھی حزن کے اظہار کا ایک طریقہ

[31]۔ کتاب: سیاه بوشي در سوك أئمة نور (عليهم السلام) ص 209 فصل دهم (استحباب سیاه پوشی) تالیف: علی ابوالحسنی (منذر) ناشر مرکز تحقیقات رایانه قائمیه اصفهان۔

بلکہ اس کی چلتی پھرتی ایک شکل ہے ہم ذکر کر چکے ہیں جو کوئی بھی ایسا کرتا ہے وہ بہت زیادہ ثواب اور اجر کا مستحق ہے۔[32]

3: آقای سید محمد حسینی شیرازیؒ

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام عزاداری سید الشہداء علیہ السلام میں سیاہ لباس پہننے کے متعلق فرماتے ہیں عبارت ملاحظہ فرمائیں ''وكذا فيما لبس عزاءللحسين عليه السلام بل استحبابه اظهار للحزن عليه لايخلوا من قوة وفاقا لجمهرة من الاعيان''۔

ترجمہ: عزاداری سید الشہداء علیہ السلام میں غم کے اظہار کی غرض سے سیاہ لباس پہننا مستحب ہے اور اس نظریے کا علمائے اعلام کی ایک جماعت کے ساتھ متفق ہونا قوت سے خالی نہیں۔[33]

4: آقای سید علی حسینی سیستانی مدظلہ العالیٰ

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام سید الشہداء کے غم میں لباس پہننے کے متعلق فرماتے ہیں ''لبس السواد في عزاء سيد الشهداء روحي فداه أمر مطلوب''۔

---

[32] ۔ کتاب احکام شعائر حسینی ص 169 ناشر مؤسسہ انوار نجفیہ نجف اشرف عراق

[33] ۔ كتاب عروه الوثقى والتعليقات عليها ج6 ص 322 فصل فى ما يكره من اللباس حال الصلاة (حاشيه 2)اعداد والتحقيق: مؤسسه السبطين عليهما السلام العالميه

ترجمہ: امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر سیاہ لباس پہننا مستحب ہے۔[34]

نوٹ: بقول الشیخ جعفر علی یعسوبی صاحب وکیل سماحۃ السید علی حسینی سیستانی مدظلہ العالی کے نزدیک مطلقاً سیاہ لباس میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں چاہے نمازی نے ایام عزاء میں پہن رکھا ہو یا ایام عزاء کے علاوہ پہن رکھا ہو۔

https://www.facebook.com/share/v/4FFAdXkhGsrX41a1/?mibextid=09Vj1W

5: آقای میرزا جواد تبریزیؒ

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام ایام عزاء میں سیاہ لباس کے متعلق فرماتے ہیں ''فإن لبس السواد من مظاهر الحزن على ما أصاب سيدالشهداء (عليه السلام) وأهل بيته وأصحابه (عليهم السلام) وكذا سائر الأئمة (عليهم السلام) وإظهار الحزن في مصائبهم مندوب شرعاً للنصوص الكثيرة وفيها الصحيح، والله العالم''۔

ترجمہ: شک امام حسین علیہ السلام اوران کے اصحاب وانصار اور دیگر ائمہ ہدی علیہم السلام کے غم اور مصیبت کے اظہار کی خاطر سیاہ لباس پہنا مستحب ہے کیونکہ بہت سے صحیح روایات میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔[35]

---

[34] ۔ کتاب الاستفتات ص 192 اقای سید علی حسینی سیستانی مدظلہ العالی

[35] ۔ رسالہ الشعائر الحسینیہ ص 10، فتاوی سماحہ المرجع الدینی آیت اللہ العظمی المیرزا التبریزی ،مطبوعہ دار الصدیقہ الشہیدہ علیہا السلام

6: سید محمد سعید الحکیم ؒ

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام ایام عزاء میں سیاہ لباس کے متعلق فرماتے ہیں ''ومن الظاہر ان کون لبس السواد مظہرا من مظاہر الحزن عرفا امر قطعی''۔

ترجمہ: عرف میں یقینی طور پر سیاہ لباس کو حزن اور غم کے اظہار کی علامت اور سبب سمجھا جاتا ہے ۔ (نوٹ یہ عبارت ایک عربی ویب سائیڈ سے اخذ کی گئی ہے)

7: آقای لطف اللہ صافی ؒ

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام ایام عزاء میں سیاہ لباس پہننے کے متعلق فرماتے ہیں۔

عبارت ملاحظہ فرمائیں ''ان لبس السواد فی عزاء سید الشہداء وعزاسائر المعصومین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین من الاعمال الراجحہ ومن مصادیق تعظیم شعائر اللہ ومن مظاہر اعلان الولایہ للنبی والہ''

maablib.org

ترجمہ: ایام محرم اور دیگر معصومین علیہم السلام کی شہادت کے ایام میں سیاہ لباس پہننا پسندیدہ عمل اور شعائر اللہ کی تعظیم کے مصادیق اور نبی اور آل نبی علیہم السلام کے ساتھ محبت اور ولایت کی علامتوں میں سے ہے۔[36]

8: آقای سید محمد صادق روحانی

یہ فقیہ مذہب اہلبیت علیہم السلام ایام عزا میں سیاہ لباس پہننے کے متعلق کیے جانے والے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں!

سوال وجواب ملاحظہ فرمائیں!

سوال: ''ماھو رایکم فی لبس السواد حزنا علی الامام الحسین علیه السلام''۔

ترجمہ: امام حسین علیہ السلام کے غم میں سیاہ لباس پہننا اپ کے نزدیک شرعی طور پر کیا حکم رکھتا ہے۔

جواب: ''باسمه جلت اسماوه: لا اشكال فی كون إرتداء الاسود من الثیاب من مصادیق الشعائر الحسینیه المباركه فهو مستحب راجح''۔

ترجمہ: سیاہ لباس کا شعائر حسینیہ مشرفہ کے مصادق میں سے ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اس کا پہننا مستحب ہے۔[37]

---

[36] ۔ رسالہ الشعائر الحسینه ص 40، آیت اللہ العظمی طف اللہ الصافی

[37] ۔ اجوبه المسائل (فی الفكر والعقیده والتاریخ والاخلاق)، ج 2 ص 61 (شعیره ارتدا السواد)، سماحه آیت اللہ العظمی المرجع الدینی الكبیر السید: محمد صادق روحانی

9: آقای محمد فاضل لنکرانی ؒ

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام ایام عزا میں سیاہ لباس پہننے کے متعلق کیے جانے والے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

سوال وجواب ملاحظہ فرمائیں!

سوال: آیا پوشیدن لباس سیاہ درعزای امام حسین علیہ السلام ودیگر ائمه علیہم السلام رجحان شرعی دارد؟

ترجمہ: حضرت امام حسین علیہ السلام اور دیگر ائمہ معصومین علیہم السلام کے ایام عزاء میں سیاہ لباس پہننا شرعی طور پر کیا حکم رکھتا ہے۔

جواب: چون از مصادیق تعظیم شعائر است واجد رجحان شرعی می باشد ۔

ترجمہ: سیاہ لباس تعظیم شعائر کے مصادیق میں سے ہے اور شرعی طور پر پسندیدہ عمل ہے۔[38]

10: آقای وحید الخراسانی مدظلہ العالی

[38] ۔ کتاب جامع المسائل (استفتاءات) ص581 استفادہ از لباس سیاہ : سوال 2171،از مرجع عالیقدر آقای شیخ محمد فاضل لنکرانی

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام کے ایام عزا میں سیاہ لباس پہننے کے متعلق فرماتے ہیں

عبارت ملاحظہ فرمائیں!

در ایام وفات و شهادت اهل بیت علیہم السلام پوشیدن لباس مشکی مستحب است۔

ترجمہ: اہل بیت علیہم السلام کے ایام عزا میں سیاہ لباس پہننا مستحب ہے۔

نوٹ: یہ عبارت ایک فارسی وائب سائیڈ سے اخذ کی گئی ہے۔

11: آقای ناصر مکارم شیر ازی

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام ایام عزاء میں سیاہ لباس کے متعلق فرماتے ہیں۔

پوشیدن لباس‌های سیاه به عنوان عزاداری که موجب تعظیم شعائر دین است اشکالی ندارد۔

ترجمہ: عزاداری سید الشہداء علیہ السلام کے عنوان سے سیاہ لباس پہنا شعائر دین کی تعظیم کا موجب ہے اور اس میں کوئی اشکال نہیں۔

نوٹ: یہ عبارت ایک فارسی ویب سائیڈ سے اخذ کی گئی ہے۔

12: آقای سید علی خامنہ ای

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام ایام عزاء میں سیاہ لباس پہننے کے متعلق فرماتے ہیں خاندان عصمت و طہارت علیہم السلام کی عزاداری کے ایام میں کالا لباس پہننا، الٰہی شعائر کی تعظیم اور حزن و غم کے اظہار کی غرض سے اللہ کی جانب سے ثواب کا باعث بنتا ہے۔

نوٹ: یہ عبارت ایک اردو ویب سائیڈ سے اخذ کی گئی ہے۔

13: آقای سید صادق حسینی شیرازی

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام عزاداری سید الشہداء علیہ السلام میں پہنے ہوئے سیاہ لباس کے متعلق فرماتے ہیں

عبارت ملاحظہ فرمائیں ''پوشیدن لباس سیاہ، در سوگ اہل بیت علیہم السلام و خاصه سید الشہداء علیہم السلام مستحب است و ثواب دارد۔

ترجمہ: اہل بیت علیہم السلام اور بالخصوص سید الشہداء علیہ السلام کے غم سیاہ لباس پہننا مستحب اور موجب اجر و ثواب ہے۔

نوٹ: یہ عبارت ایک فارسی ویب سائیڈ سے اخذ کی ہے۔[39]

14: آقای نوری همدانی

[39] ۔https://www.karbobala.com ،استفتائات سیاہ پوشی کرب و بلا سایت تخصصی امام حسین علیه السلام

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام ایام عزاء میں سیاہ لباس پہننے کے متعلق کیے جانے والے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں سوال وجواب ملاحظہ فرمائیں!

سوال: پوشیدن لباس بعنوان عزاداری برای معصومین وائمہ ھدی علیہم السلام خصوصا حضرت سید الشھداء علیہم السلام چہ حکمی دارد؟

ترجمہ: ائمہ ھدی علیہم السلام اور بالخصوص حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری میں سیاہ لباس پہننا شرعی طور پر کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب: مانعی ندارد بلکہ بعنوان اعلان حزن و اندوہ در مصیبت امام حسین علیہ السلام وسائر معصومین علیہم السلام رجحان ھم دارد۔

ترجمہ: کوئی منع نہیں بلکہ امام حسین علیہ السلام اور دیگر معصومین علیہم السلام کی مصیبت اور ان کے غم کے اظہار کی خاطر سیاہ لباس پہننا شرعی طور پر رجحان رکھتا ہے۔[40]

15: سید محمد رضا الحسینی الحائری

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام فرماتے ہیں ایام عزاء میں سیاہ لباس پہننا مستحب ہے۔

[40] ۔ کتاب: ہزار و یك مسئلہ فقھی (مجموعہ استفتاءات) ج 2 ص180 باب احکام عزاداری ،آیت اللہ نوری ھمدانی دامت اللہ الوارف

عبارت ملاحظہ فرمائیں''استحباب لبسه فی عزاء مولانا الحسین روحی له الفداء والنبی وباقی الائمه علیهم السلام''

ترجمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسین علیہ السلام اور دیگر ائمہ علیہم السلام کے ایام عزاء میں سیاہ لباس کا پہننا مستحب ہے۔[41]

16:سید حسن شیرازی

یہ فقیہ مذہب اہل بیت علیہم السلام فرماتے ہیں سید الشہداء علیہ السلام کے ایام عزاء میں سیاہ لباس پہننا مستحب ہے۔

عبارت ملاحظہ فرمائیں''فمن الطبیعی ان یکون مستحبا فی ذکری استشهاد الامام الحسین علیه السلام''۔

ترجمہ: امام حسین علیہ السلام کے ایام عزاء میں سیاہ لباس پہننا طبعاً مستحب ہے۔[42]

میرے محترم قارئین کرام! جیسا کہ آپ نے علماء اعلام اور مراجع عظام کے فتاوی جات اور بیانات سے آگاہی حاصل کرلی ہے کہ انہوں نے سید الشہداء علیہ السلام اور دیگر معصومین علیہم السلام کے ایام عزاء میں سیاہ لباس پہننے کو

---

[41] ۔ کتاب نجاۃ الامۃ فی اقامۃ العزاء علی الحسین والائمۃ علیهم السلام ص 85 : فی بیان حکم لبس السواد ،المطبعة :سید الشهداء علیه السلام قم : تاریخ الطبع :1413ھ

[42] ۔ کتاب الشعائر الحسینیه ص 66 : لبس السواد ،آیت الله الشهید السید حسن الشیرازی ،مکتبه هیته الامین الکویت ، بنید القار

ایک موجب اجر ثواب اور مستحب عمل قرار دیا ہے اور مجھے کوئی ایسا فقیہ نظر نہیں آیا جس نے ایام عزاء میں سیاہ لباس پہننے کی مخالفت کی ہو بلکہ تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق اور اجماع ہے ایام عزاء میں سیاہ لباس معصومین علیہم السلام کی مظلومیت کے پرچار کے مصادیق میں سے اور عزاداری کے احیاء کا اعلی اور بہترین ذریعہ اور نمونہ ہے اللہ تعالیٰ تمام محبین اہل بیت علیہم السلام کو رسول اور آل رسول علیہم السلام کا غم منانے کی توفیق عطاء فرمائے۔

شہاب الدین مرعشی نجفی ؒ کی وصیت کا بیان

جب اس عالم بزرگوار کی مرض طول پکڑ گئی تو انہیں محسوس ہونے لگا کہ اب میں زیادہ دیر تک کے لیے اس جہان فانی میں باقی نہیں رہ سکتا تو انہوں نے اپنے بڑے بیٹے حجت الاسلام والمسلمین سید محمود مرعشی کو وصیت نامہ لکھوایا جو کافی تفصیلی ہے مگر اس میں سے اپنے مطلوب اور مقصود کا جملہ یہاں پر پیش خدمت ہے فرماتے ہیں اے میرے بیٹے میرے اس ماتمی لباس کو میری قبر میں میرے ساتھ دفن کرنا اور میرے اس رومال کو بھی میرے ساتھ میرے کفن میں میرے سینے کے اوپر رکھ دینا جس سے میں مظلوم کربلا کی مظلومیت پر بہائے ہوئے آنسوؤں کو صاف کیا کرتا۔

وصیت ملاحظہ فرمائیں"سفارش می کنم او را به اینکه لباس سیاهی که در ماههای محرم وصفر می پوشیدم جهت حزن و اندوه در مصیتهای آل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا من دفن شود"۔

ترجمہ: وصیت کرتا ہوں کہ میرا وہ سیاہ ماتمی لباس جو میں محرم اور صفر کے مہینوں میں پہنتا تھا اسے میرے ساتھ دفن کیا جائے

2:"سفارش می کنم به دستمالی راکه اشکهاهی زیادی در رثائ جدم حسین مظلوم علیہ السلام واهل بیت علیہم السلام مکرم او ریختہ صورت خود را با ان پاك می کردم بر روی سینه در کفنم بگزارند"

ترجمہ: وصیت کرتا ہوں کہ میرا وہ رومال جس سے میں مظلوم امام حسین علیہ السلام اور ان کی اہل بیت علیہم السلام طیبہ کی مصیبت پر بہائے ہوئے آنسوں کو صاف کرتا تھا اس کو میرے کفن میں میرے سینے پر رکھا جائے۔[43]

حوزات علمیہ کی سیاہ پوشی کا بیان

[43] ۔ کتاب شهاب شریعت ص 366 (وصیت نامه های الهی واخلاقی)،درخشندگی حضرت آیت الله العظمی مرعشی نجفی متوفی 29اگست 1990،تالیف علی رفیعی علامرودشتی،ناشر:قم کتابخانه بزرگ حضرت آیت الله العظمی شهاب الدین مرعشی نجفی رح

جیسے ہی آسمان کے افق پر ماہ محرم الحرام کا چاند طلوع ہوتا ہے تو نجف اشرف، قم المقدسہ اور حوزہ زینبیہ شام کے علماء اعلام، مراجع عظام اور طلباء کرام اور مومنین حضرات احیاء شعائر حسینی کی خاطر سیاہ لباس پہن لیتے ہیں اور مساجد، امام بارگاہوں اور اپنے اپنے گھروں کے در اور دیواروں پر سیاہ چادریں لٹکا دیتے ہیں اس عمل کے ذریعے اقوام عالم کو پیغام دیتے ہیں اب ہمارے غم کے ایام شروع ہو چکے ہیں اور خوشیاں ہم سے دور ہو چکی ہیں اور اس سیاہ پوشی کا سلسلہ 8 ربیع اول تک قائم دائم رہتا ہے۔

اور اسی سیاہ پوشی کے ساتھ مذہبی اور بااثر سماجی شخصیات مجالس اور ماتمی جلوسوں میں شرکت کرتیں ہیں اور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کو عترت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہداء اور مقتولین کا پرسہ دیتی ہیں اور اسی طرح مجالسِ عزاء کا انعقاد علماء کرام اور مراجع عظام گھروں میں بھی ہوتا ہے جن میں مراجع عظام ان کے بیٹے اور ان کے خدمت گزار لوگ بھی سیاہ لباس میں ملبوس دکھائی دیتے ہیں اور اسی طرح ہر دور میں ایام عزاء میں سیاہ لباس علماء اعلام، مراجع عظام اور طلباء کرام اور مومنین حضرات کی سیرت اور روش رہی ہے مذہبی شخصیات خود سیاہ لباس پہن کر مجالس اور ماتمی جلوسوں میں شرکت کرتی ہیں تاکہ عوام الناس کے دلوں میں ایسا کرنے کا جذبہ پیدا کیا جا

سکے کیونکہ حوزات علمیہ میں بسنے والے لوگ اہل علم کی سیرت اوران کے عمل کو اپنے لیے عملی نمونہ سمجھتے ہیں اور ان کے نظام زندگی کو دیکھ کر اپنے نظام زندگی میں تبدیلی کے خواہاں نظر آتے ہیں۔

جب سے کچھ چھپے ہوئے بدنما چہرہ ملاؤں نے جناب فاطمہ الزہرا ءعلیہا السلام کے مصائب اور ان پر ڈھائے جانے والے مظالم میں تشکیک شبہات اور رخنہ ڈالنے کی ناپاک مہم کا آغاز کیاتو 3 جمادی ثانی 1414ھ قم المقدسہ میں ایام فاطمیہ علیہا السلام کی مناسبت سے ایک جلوس نکالنے کی ابتداء کی گئی جس کی قیادت آیت اللہ العظمی میرزا جواد تبریزیؒ ω کیا کرتے تھے جو ان کے گھر سے برآمد ہوا کرتا تھااور حرم معصومہ قم علیہا السلام میں اختتام پذیر ہوا کرتا اس عالم بزرگوار کی وفات حسرت آیات کے بعد اسی ماتمی جلوس کی قیادت آیت اللہ العظمی الشیخ وحید الخراسانی مدظلہ العالی کرتے آرہے ہیں اور یہ جلوس ان کے دفتر جو مقام صفایہ میں واقع ہے وہاں سے برآمد ہوتا آرہاہے اور محلہ بنوہاشم میں اختتام پذیر ہو جاتاہے جس میں ہزاروں علماء اعلام، طلباء کرام اور مومنین حضرات سیاہ لباس پہن کر شرکت کرتے ہیں اور اس عمل کو وہ اپنے لیے توشہ آخرت سمجھتے ہیں۔

سیاہ پوشی اور غم آل محمد علیہم السلام

اور اسی طرح سے ایام فاطمیہ کی مناسبت سے نجف اشرف سے 20 جمادی الاولی 2017ء ایک ماتمی جلوس نکلنا شروع ہوا جس کی قیادت آیت اللہ العظمی آقای حافظ بشیر حسین نجفی مدظلہ العالی کرتے آرہے ہیں جو ان کے مکتب سے صبحِ 9 بجے برآمد ہوتا ہے جس کی قیادت قبلہ صاحب خود سیاہ لباس میں ملبوس ہوکر کرتے آرہے ہیں اللہ تعالی قبلہ صاحب کو طول عمر عطا فرمائے اور یہ جلوس مولا امیر المومنین علیہ السلام کے روضہ انور پر اختتام پذیر ہوتا ہے اس جلوس میں ہزاروں علماء اعلام طلباء کرام اور مومنین حضرات سیاہ لباس پہن کر امیر کائنات علیہ السلام کو ان کے بیٹے محسن علیہ السلام کی شہادت اور ان کی زوجہ باصفا کے زخمی پہلو کا پرسہ دیتے ہیں اور اس عمل کو وہ اپنے لیے توشہ آخرت سمجھتے ہیں۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی ان مومنین کی اس عبادت ریاضت عزاداری اور ماتم داری کو اپنی بارگاہ عالیہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے ماتمی جلوس کی تصویر ملاحظہ فرمائیں۔

maablib.org

انہدام عسکرین علیہما السلام کے موقع پر سیاہ پوشی کا بیان

23 محرم الحرام 1427 ہجری بمطابق 22 فروری 2006ء سعودی القاعدہ کے تکفیری دہشت گردوں نے رات کے اندھیرے میں حرم عسکرین میں بم بلاسٹ کیا جس کے نتیجے میں روضہ کی عمارت کو بہت زیادہ نقصان پہنچا جیسے ہی یہ خبر عراقی ٹیلی ویژن اور سوشل میڈیا پر نشر ہوئی تو نجف کی سماجی اور مذہبی شخصیات نے ان کے اس فعل شنیع کی مذمت کی اور اس خبر غم کو سنتے ہی نجف اشرف کے علماء اور مراجع عظام نے سیاہ لباس پہن لیا اور آقائے سید علی حسینی سیستانی مدظلہ العالی کے گھر میں جمع ہوئے تاکہ کوئی دفاعی لائحہ عمل تیار کیا جاسکے جس کے ذریعے سے مزارات مشرفہ اور مقامات مقدسہ کو ہمیشہ کے لیے دشمن کے حملوں سے محفوظ رکھا جاسکے۔

مراجع اربعہ کی سیاہ پوشی کی تصویر ملاحظہ فرمائیں

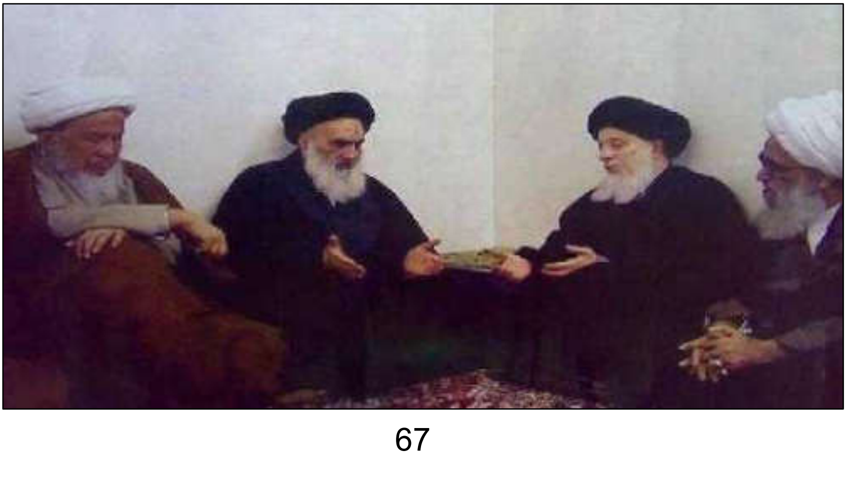

جیسا کہ الشیخ عبد اللہ مامقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اس میں شک نہیں کہ تمام علماء، صلحاء، اور مہذب شخصیات کی ہمیشہ سے یہ روش اور سیرت رہی ہے کہ جب بھی انہیں کوئی غم یا مصیبت در پیش ہوتی تو اس پر وہ سیاہ لباس پہن لیا کرتیں ہیں اور اسی طرح معصومین علیہم السلام اور بالخصوص سید الشہداء علیہ السلام کے ایام غم میں تمام علماء اور مجتہدین کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ اس غم اور مصیبت عظمی کے اظہار کی خاطر سیاہ لباس پہن لیا کرتے ہیں۔[44]

زمانہ قدیم سے عربوں میں یہ رسم چلی آرہی ہے کہ جب بھی کسی کے گھر میں کوئی فوتگی ہو جاتی ہے تو اس کے اہل خانہ اور اقرباء مرنے والے کے غم میں سیاہ لباس پہن لیتے ہیں جس سے ان کے گردونواح میں رہنے والے لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے ہے کہ ان کا کوئی عزیز اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف رحلت کر چکا ہے ہر دور کے عقلاء نے ان کی اس روش اور سیرت کو قابل تحسین قرار دیا ہے اور کسی نے مذمت نہیں کی۔

تمت بالخیر 5/6/2023

---

[44] ۔ مجمع الدرفي المسائل اثنی عشر ص 22 مصنف الشیخ عبدالله مامقانی

مؤلف کی دیگر تالیفات

1:القول المختوم فی ردّ زواج ام کلثوم علیہا السلام

2:بشارت الکونین باقامہ الماتم علی الحسین علیہ السلام

3:دفاع عزاداری سید الشہداء علیہ السلام اور علماء الشیعہ

4:عزاداری سنت معصومین علیہم السلام

5:اثبات حدیث کساء

6:الجمع بین الصلاتین

7:احکام میت بین الشیعہ والسنہ

8:وقت افطار قرآن وسنت کی روشنی میں

9:اولاد رسول اور جنازہ بتول علیہا السلام

10:البیان الجلی در ولایت مولا علی علیہ السلام

11:نماز نبوی قرآن وسنت کی روشنی میں

12: جنازہ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

13: اولاد امام علی علیہ السلام

14: کتاب ھذا سیاہ پوشی اور غم آل محمد علیہم السلام